Fikr-o-Nasar (Islamabad) 6:2 (1968)

انتخاب

کتاب الحجہ علی اہل المدینۃ

للامام محمد بن حسن شیبانی

از قاضی اطہر مبارکپوری

امام اعظم ابو حنیفہؒ کے تلامذہ میں امام محمد بن حسن شیبانیؒ متوفی ۱۸۹ھ کی شخصیت بڑی جامع ہے۔ انھوں نے تبحر علمی، حدیث وفقہ میں جامعیت اور ذہانت وحکمت سے کام لے کر اسلام کے تشریعی قوانین کے اصول و فروع کی تدوین و ترتیب میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ اور تصنیف وتالیف کے ذریعہ فقہ حنفی کی ترویج واشاعت اور تعارف میں ان کا بڑا کارنامہ ہے۔ ان کی کئی سو تصانیف میں موطاء امام محمد، کتاب الآثار، کتاب الجامع الکبیر اور کتاب الحجہ اس پر شاہد عدل ہیں اور آخری کتاب حدیث وفقہ کی جامعیت میں ان کا شاہکار ہے۔

امام محمدؒ امام ابو حنیفہؒ سے تعلیم حاصل کر کے مدینہ منورہ گئے۔ امام مالک اور دوسرے علمائے مدینہ سے ان کے مکتب فکر کے مطابق حدیث وفقہ کی تعلیم حاصل کی اور تین سال تک وہاں رہے۔ اس درمیان میں امام مالک سے ان کے موطا کا سماع کیا۔ نیز دوسرے اہل مدینہ سے فقہی مسائل میں بحث ومباحثہ کیا اور دونوں کے دلائل وشواہد کو احادیث وآثار اور اقوال صحابہ وتابعین کی روشنی میں جمع کیا۔

امام ابو حنیفہ اور ان کے فقہی مکتب میں ضعیف اور مرسل حدیث کی موجودگی میں قیاس نہیں کیا جاسکتا، بلکہ اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح کسی ایک صحابی کا قول بھی قیاس کے مقابلہ میں اولیٰ ہے۔ بشرطیکہ دوسرے صحابہ میں اس بارے میں اختلاف نہ ہو۔ اور امام مالک اور ان کے فقہی مکتب میں حدیث مرسل، حدیث منقطع، بلاغات (بلغنی، بلغنا) اور قول صحابی قیاس پر مقدم ہے۔

اسی اصول کو سامنے رکھ کر امام محمدؒ نے یہ کتاب لکھی۔ اور دونوں مکاتب فقہ کے شواہد و دلائل درج کر کے حنفی فقہ کو راجح قرار دیا اور اہل مدینہ کو ان کے اصول کی روشنی میں جوابات دیئے ہیں۔ بلکہ بہت سے

مقامات پر اہل مدینہ کی تائید کی ہے اور ان کے مسلک کو اپنا مسلک قرار دیا ہے۔ اسی کتاب کا نام "کتاب الحجہ علی اہل المدینہ" ہے۔ امام محمد جب عراق واپس آئے تو ان کے تلامذہ نے اس کی روایت کی، جن میں قاضی بصرہ عیسیٰ بن ابان متوفی ۲۲۱ھ کی روایت زیادہ مشہور و متداول رہی۔ علمائے کوفہ اور اہل عراق نے اس کتاب کو بہت زیادہ اہمیت دی۔ مگر متاخرین احناف نے اپنے ائمہ متقدمین کی دیگر بہت سی امہات کتب کی طرح اس اہم کتاب سے بھی بے اعتنائی کی۔ اس کے خال خال نسخے دنیا کے مختلف کتب خانوں میں محفوظ تھے۔ اور اب سینکڑوں سال کے بعد لجنۃ احیاء المعارف النعمانیہ حیدرآباد کی بدولت یہ کتاب ہمارے سامنے آئی۔ ۱۹۶۵ء میں اس کی پہلی جلد شائع ہوئی تھی اور ہمارا مفصل تعارف رسالہ معارف میں آیا تھا۔ اب حال ہی میں اس کی دوسری جلد چھپ کر ہمارے پاس آگئی ہے۔ محقق و محشی جناب مولانا مفتی مہدی حسن صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند ہیں۔ حضرت مولانا ابوالوفا صاحب افغانی صدر لجنۃ نے بھی بعض بعض مقامات پر بیش بہا معلومات درج کی ہیں اور ضروری حواشی لکھے ہیں۔ اس جلد میں کتاب المناسک اور کتاب البیوع کے مسائل و مباحث درج ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ اصل کتاب الحجہ سے کئی گنا زیادہ اس کے حواشی و تعلیقات ہیں اور اصل کتاب کی سطروں پر حواشی کے صفحات ہیں جس کی وجہ سے یہ اس کی مستقل شرح ہو گئی ہے مگر یہ اس علمیت اور جذبۂ خدمت کا نتیجہ ہے، جو اب ہمارے چند گنے چنے اساتذہ و شیوخ میں باقی رہ گیا ہے۔ مفتی صاحب نے اس کتاب کی تعلیق و تحقیق کے نام پر حنفی نقطہ نظر سے جو شاندار خدمات انجام دی ہیں، وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ حنفیت کے علمی و فکری ترجمان اس وقت علامہ زاہد الکوثری (ترکی، مصری) شیخ ابوغدہ عبدالفتاح الشامی، مولانا ابوالوفا الافغانی، مولانا حبیب اعظمی، مولانا مہدی حسن شاہجہانپوری، مولانا محمد یوسف بنوری اور ان جیسے اولوا الایدی والابصار علماء ہیں۔ علامہ کوثری کئی سال ہوئے انتقال فرما گئے۔ اور باقی حضرات کسی نہ کسی نوع سے اپنا کام کر رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت مولانا ابوالوفا صاحب افغانی نے امام محمدؒ کی کتاب الآثار کو تعلیق و تصحیح اور تحشیہ کر کے مرتب کیا ہے جو مجلس علمی ڈابھیل کی طرف سے شائع ہو رہی ہے۔ نیز امام محمدؒ کی کتاب (الاصل) کو مرتب و محشی کیا ہے جو لجنۃ احیاء المعارف النعمانیہ حیدرآباد سے شائع ہو رہی ہے۔ مولانا محمد یوسف بنوری جامع ترمذی کی شرح معارف السنن کے ذریعہ کام کر رہے ہیں۔ شیخ ابوغدہ عبدالفتاح علمائے احناف مثلاً مولانا عبدالحئی لکھنوی وغیرہ کی تصانیف نئے انداز میں مرتب کر کے چھاپ رہے ہیں اور مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی نے مسند حمیدی، کتاب الزہد